بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النساء

(۱۸)

(گزشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ، وَمَنۡ
یُّشۡرِکۡ بِاللّٰہِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیۡدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا، وَاِنۡ

(چنانچہ یہی ہوا اور ایمان کا راستہ چھوڑ کر اب یہ مشرکوں سے جا ملے ہیں۔ اِنھیں بتاؤ کہ) اللہ اِس چیز کو نہیں بخشے گا کہ اُس کے شریک ٹھیرائے جائیں[۱۸۵]۔ اِس کے نیچے، البتہ جس کے لیے چاہے گا، (اپنے قانون کے مطابق[۱۸۶]) بخش دے گا۔ (اِس لیے شرک سے دور رہو) اور (یاد رکھو کہ) جو اللہ کے شریک ٹھیرائے گا، وہ بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا ہے۔ (اِن پر افسوس)، یہ اللہ کے سوا پکارتے بھی ہیں تو

[۱۸۵] اِس کی وجہ کیا ہے؟ استاذ امام لکھتے ہیں:

”...جس طرح تمام خیر کا منبع توحید ہے یعنی خدا کی ذات، صفات اور اُس کے حقوق میں کسی کو ساجھی نہ ٹھہرانا، اِسی طرح تمام شر کا منبع شرک ہے، یعنی خدا کی ذات، صفات اور اُس کے حقوق میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔ توحید پر قائم رہتے ہوئے انسان اگر کوئی ٹھوکر کھاتا ہے تو وہ غلبۂ نفس و جذبات سے اتفاقی ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ اپنی غلطی ہی کو اوڑھنا بچھونا بنا لے۔ اِس وجہ سے وہ گرنے کے بعد لازماً اٹھتا ہے۔ برعکس اِس کے شرک کے ساتھ اگر کسی سے کوئی نیکی ہوتی ہے تو وہ اتفاقی ہوتی ہے جس کا اصل منبع خیر یعنی خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اس وجہ سے وہ بے بنیاد

يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا
مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ

دیویوں[۱۸۷] کو پکارتے ہیں[۱۸۸] اور پکارتے بھی ہیں تو اُسی شیطان کو پکارتے ہیں[۱۸۹] جو سرکش ہو چکا ہے، جس پر خدا نے لعنت کی اور جس نے کہہ رکھا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا،[۱۹۰] میں اُنھیں بہکاؤں گا، اُنھیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا،[۱۹۱] اُنھیں سکھاؤں گا[۱۹۲] تو وہ چوپایوں کے کان پھاڑیں گے[۱۹۳] اور اُنھیں سکھاؤں گا تو وہ خدا کی بنائی ہوئی ساخت کو بگاڑیں گے۔[۱۹۴] (اِنھیں بتاؤ کہ) اللہ کو

ہوتی ہے۔ مشرک خدا سے کٹ جانے کی وجہ سے لازماً اپنی باگ نفس اور شیطان کے ہاتھ میں دے دیتا ہے، اِس وجہ سے وہ درجہ بدرجہ صراط مستقیم سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ اُس کے لیے خدا کی طرف لوٹنے کا کوئی امکان ہی باقی نہیں رہ جاتا تا آنکہ وہ شرک سے توبہ کرے۔ اِس وجہ سے خدا کے ہاں شرک کی معافی نہیں ہے۔ البتہ توحید کے ساتھ اگر کسی سے گناہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے گا معاف فرما دے گا۔'' (تدبر قرآن ۲/ ۳۸۷)

[۱۸۶] یعنی اپنے اُس قانون کے مطابق جو اُس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے۔

[۱۸۷] اصل میں لفظ 'اناث' آیا ہے۔ یہ 'انثیٰ' کی جمع ہے جس کے معنی عورت کے ہیں۔ آیت کے سیاق سے واضح ہے کہ یہاں اِس سے مراد دیویاں ہیں۔

[۱۸۸] اِس آیت میں پکارنے سے مراد دعا، فریاد، استغاثہ، استعانت اور استرحام کے ارادے سے اُس معنی میں پکارنا ہے جس معنی میں کسی معبود کو پکارا جاتا ہے۔

[۱۸۹] شرک جہاں کہیں اور جس صورت میں بھی پایا جاتا ہے، اُس کا امام اور پیشوا درحقیقت شیطان ہی ہے۔ اُس کے پکارنے کا ذکر یہاں اِسی حیثیت سے ہوا ہے۔

[۱۹۰] یہ شیطان کی اُس دھمکی کا حوالہ ہے جو اُس نے اُس وقت دی، جب آدم کو سجدہ کرنے کے معاملے میں اُس کی سرکشی کے بعد اُسے راندۂ درگاہ قرار دیا گیا۔

[۱۹۱] یہ اُن جھوٹی آرزوؤں کی طرف اشارہ ہے جن میں مشرک قومیں بالعموم مبتلا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ عربوں کا یہ عقیدہ کہ دنیا اور آخرت کی نعمتیں اُن دیویوں اور دیوتاؤں کی سفارش سے ملتی ہیں جنھیں وہ پوجتے ہیں اور یہود کا یہ

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

چھوڑ کر جس نے شیطان کو اپنا سرپرست بنا لیا، وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ وہ اُن سے وعدے کرتا اور اُنھیں امیدیں دلاتا ہے، مگر شیطان کے وعدے سراسر فریب ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور اُس سے بھاگنے کے لیے یہ کوئی راہ نہ پائیں گے۔[۱۹۵] ۱۱۶-۱۲۱

وہم کہ وہ ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد ہیں، اِس لیے جنت اُن کے حق میں لکھ دی گئی، اِنھی آرزوؤں کی مثالیں ہیں۔ یہی معاملہ نصاریٰ کا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا نے اپنے بیٹے کو انسان کے ازلی گناہ کا کفارہ بنا دیا ہے۔

[۱۹۲] اصل میں 'وَلَاٰمُرَنَّهُمْ' کے الفاظ آئے ہیں۔ یہ جس طرح حکم دینے کے معنی میں آتے ہیں، اسی طرح بتانے، سکھانے اور ترغیب دینے کے معنی میں بھی آتے ہیں۔

[۱۹۳] شیطان کی یہ بات اِس طرح پوری ہوئی کہ مشرک قوموں نے خاص خاص جانوروں کو اپنے فرضی معبودوں کی نذر کیا اور اِس کی علامت کے طور پر اُن کے کان چیر دیے تاکہ کوئی اُن سے تعرض نہ کرے۔

[۱۹۴] یعنی خدا نے جس فطرت پر انسان کو پیدا کیا ہے، اُس کو مسخ کریں گے۔ چنانچہ توحید کے بجائے شرک کے داعی اور علم بردار ہوں گے، پھر اِسی کے تحت وہ سب چیزیں اختیار کر لیں گے جو فطرت کی تبدیلی کے حکم میں ہیں۔ مثلاً، رہبانیت، برہمچرج، عورتوں کا مرد اور مردوں کا عورت بننا اور اِس طرح کی دوسری خرافات۔

[۱۹۵] اوپر بیان ہوا ہے کہ شرک کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔ قرآن نے یہ اِسی موقع کلام کی رعایت سے شرک کا بوداپن اور اُس کا حسب و نسب بھی واضح کر دیا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

''بودے پن کا ذکر دو پہلوؤں سے فرمایا: ایک تو یہ کہ شرک کا یہ سارا کارخانہ دیویوں کے بل بوتے پر قائم ہے، اول تو یہی پرلے سرے کی حماقت ہے کہ خدائے واحد کے سوا کسی اور کا سہارا انسان ڈھونڈے، پھر حماقت در حماقت یہ کہ سہارا بھی فرضی عورتوں کا جن کی بے بسی اور ناتوانی خود ضرب المثل ہے۔ دوسرا یہ کہ اِس کی تمام تر بنیاد شیطان کی پیدا کی ہوئی جھوٹی آرزوؤں اور اُس کے پرفریب وعدوں پر ہے اور شیطان کے سارے وعدے بالکل بے حقیقت ہیں۔ جب حقیقت کھلے گی تو نظر آئے گا کہ نہ ابراہیم کا حسب و نسب کچھ نافع ہے اور نہ لات و منات اور اُن کی شفاعت کا کوئی وجود ہے، بلکہ سارا معاملہ ایمان و عمل صالح پر منحصر ہے۔ جن کے پاس یہ متاع نہیں ہے، اُن کے لیے

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ، خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا، وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا، وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿١٢٢﴾
لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ، مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ
لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾

(اِس کے برخلاف) جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل کیے ہیں، اُنھیں ہم عنقریب ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنی بات میں سچا ہو سکتا ہے۔ ۱۲۲

(تم پر واضح ہونا چاہیے کہ نجات) نہ تمھاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔[۱۹۶] (اِس لیے) جو برائی کرے گا، اُس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے مقابلے میں وہ اپنے لیے کوئی حامی اور مددگار نہ پا سکے گا۔ اور جو نیکی کرے گا، خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو (خدا کی) جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ ہو گی۔ ۱۲۳-۱۲۴

صرف جہنم ہے جس سے فرار کی کوئی راہ نہیں ہے۔

اُس کے حسب ونسب کا بیان اِس طرح فرمایا کہ اُس کا موجد اور امام ابلیس لعین ہے جس نے جوش حسد میں پہلے ہی روز یہ دھمکی دی تھی کہ میں تیرے بندوں میں سے اپنا حصہ بٹا کر رہوں گا، میں اُن کو گمراہ کروں گا، اُن کو طرح طرح کی جھوٹی آرزوؤں میں مبتلا کروں گا، وہ میرے حکم سے بتوں کو نذرانے پیش کریں گے اور میرے القا سے فطرت اللہ کو مسخ کریں گے۔ فرمایا کہ جو لوگ اِس شیطان لعین ومتمرد کو اپنا مرجع اور کارساز بنائیں، اُن سے زیادہ بدبخت اور نامراد کون ہو سکتا ہے۔ فرمایا کہ شیطان اُن کو وعدوں کے سبز باغ دکھا رہا ہے اور آرزوؤں کے جال اُن کے آگے بچھا رہا ہے، حالانکہ شیطان کے سارے وعدے محض فریب ہیں۔ نہ شفاعت اُن کے کام آنی ہے نہ بزرگوں سے نسبت۔ اُن کا ٹھکانا جہنم ہے جس سے کوئی مفر نہ ہوگا۔'' (تدبر قرآن ۲/ ۳۹۱)

[۱۹۶] یہ اُنھی آرزوؤں کا ذکر ہے جن کی وضاحت اوپر ہو چکی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾

(ایمان والوں کے مقابلے میں یہ منافق مشرکوں کو ترجیح دیتے ہیں) اور (نہیں سمجھتے کہ) اُس شخص سے بہتر کس کا دین ہو سکتا ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور اچھے طریقے سے عمل کرنے والا ہو اور ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرے جو بالکل یک سو تھا — اور (یہی سبب ہے کہ) ابراہیم کو اللہ نے اپنا دوست بنایا تھا۔[197] (اللہ کے سوا کون اِس کا حق دار ہے کہ اپنے آپ کو اُس کے حوالے کر دیا جائے، اِس لیے کہ) زمین و آسمان میں جو کچھ ہے، اللہ کا ہے اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ ۱۲۵-۱۲۶

---

[۱۹۷] یعنی اصل دین یہ ہے۔ ابراہیم اِسی کے پیرو تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنا دوست بنایا تو اِسی وجہ سے بنایا کہ ہر چیز سے الگ ہو کر اُنھوں نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دیا تھا۔ مسلمان اِسی امام توحید کی پیروی کر رہے ہیں۔ اِس کے برخلاف اِن مشرکوں کا حال یہ ہے کہ ابراہیم کے طریقے کو چھوڑ کر اِنھوں نے امام شرک ابلیس کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net